34570-کیا جتنی بار ذہن منتشر ہوا تنی بار ہی سجدہ سہو کیا جائیگا ؟

سوال

کیا آدمی کے لیے ہر نماز میں سجدہ سہو کرنا جائز ہے، کیونکہ اس کا دوران نماز ذہن منتشر ہو گیا تھا ؟

پسندیدہ جواب

جن اسباب کی بنا پر نماز میں سجدہ سہو کرنا مشروع ہے یا تو وہ نماز میں کسی زیادتی یا نقصان یا پھر نماز میں شک کی بنا پر کہ رکعات کا علم نہ رہے وغیرہ اسباب کا بیان گزر چکا ہے اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (12527) کے جواب کا مطالعہ کریں.

ذہن منتشر ہونے کی بنا پر سجدہ سہو کرنا جس کا ذکر سوال میں ہوا ہے ان اسباب میں شامل نہیں ہوتا جن کی بنا پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے.

شیخ بھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(سجدہ سہو کئی ایک اسباب کی موجودگی جو کہ زیادتی یا نقصان اور نماز میں شک کی وجہ سے مشروع ہے ... ، نہ تو یہ نماز جنازہ میں ہے ، اور نہ ہی دل میں خیال پیدا ہونے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے ، کیونکہ خیالات سے بچنا ممکن ہی نہیں ، یہ معاف ہے).

دیکھیں : کشاف القناع (465/2).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

جب میں تکبیر تحریمہ کہہ کر سورۃ فاتحہ پڑھنے لگتا ہوں تو ہمیشہ بھول جاتا اور میرا خیال مسجد سے باہر نکل جاتا ہے ، ساری نماز میں ہی یہ کیفیت رہتی ہے .

کمیٹی کا جواب تھا :

(جب آپ نماز کے واجبات اور فرائض
ادا کرتے ہوں تو آپ کی نماز صحیح ہے ، ہماری آپ کو نصیحت ہے کہ آپ حتی الوسع پوری
قوت کے ساتھ اپنے آپ سے شیطان کو دور کرنے کی کوشش کریں ، تا کہ آپ سے یہ وسوسہ ختم
ہو اور شیطان کی سازش ناکام ہو جائے .

اس سلسلے میں مدو معاون اشیاء یہ
ہیں کہ آپ اللہ تعالی کی طرف رجوع کریں ، اور قرآت شروع کرتے وقت اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم پڑھیں اور ہر وقت اعوذ باللہ اپنے دل میں پڑھتے رہیں ، اور اس کے
ساتھ ساتھ قرآن مجید کے معانی پر غور و فکر کریں جو آپ کو اللہ تعالی کی عظمت تک
راہنمائی کرینگے .

اور اللہ اکبر ، لا الہ الا اللہ ،
سبحان اللہ ، اور الحمد للہ پڑھتے رہیں ، اور یہ یاد رکھیں کہ آپ نماز میں اللہ تعالی
کے سامنے ہیں ، اور آپ اس سے سرگوشی کر رہے ہیں ، اس لیے آپ پر اس کے ساتھ ادب اختیار
کرنا واجب ہے ، اور اس کے ساتھ سرگوشیاں اور اس سے دعاء میں دل کو مشغول رکھنے کے
ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے امید رکھیں کہ وہ آپ سے شیطان کی سازشیں اور وسوسے ختم کر
کے شیطان سے محفوظ رکھے گا ، امید ہے اللہ تعالی آپ کو اپنی طرف رجوع کرنے اور شیطان
سے اعراض کی توفیق نصیب فرمائے .

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (156/7) اور (36/7).

فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی
سے درج ذیل سوال کیا گیا :

عورت بہت سوچ و بچار میں مشغول رہتی
ہے اور نماز میں اس کا ذہن منتشر رہتا ہے ، کیا وہ اپنی نماز لوٹائے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

(وسوسہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے ،
آپ کے لیے نماز میں اطمنان اور اس کی طرف دھیان اور پورا خیال رکھنا ضروری ہے ، تا

کہ آپ پوری بصیرت کے ساتھ نماز ادا کر سکیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{یقینا وہ مومن کامیاب و کامران ہیں
جنہوں نے اپنی نماز میں خشوع وخضوع اختیار کیا}.

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو نماز مکمل ادا نہ کرتے ہوئے اور عدم اطمنان کے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے
دیکھا تو اسے نماز لوٹانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

"جب نماز کے لیے کھڑے ہوؤ تو مکمل
وضوء کرو، اور پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ کہو، پھر جو آسانی سے قرآن پڑھ سکو
پڑھو، پھر اطمنان کے ساتھ رکوع کرو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ حتی کہ سیدھے کھڑے ہو
جاؤ، پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدہ سے مطمئن ہو جاؤ، پھر سر اٹھاؤ حتی کہ بیٹھنے سے
مطمئن ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدہ میں اطمنان ہو جائے، پھر ساری نماز میں
ایسے ہی کرو"

متفق علیہ.

جب آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نماز میں
اللہ سبحانہ وتعالی کے سامنے کھڑی اس سے سر گوشیاں کر رہی ہیں تو یہ چیز آپ کو نماز
میں خشوع وخضوع اور نماز کی طرف متوجہ ہونے، اور شیطان سے دور ہونے اور وسوسہ سے
سلامتی کی دعوت دے گی.

اور جب آپ نماز میں وسوسے کثرت سے
آنے لگیں تو آپ اپنی بائیں جانب تین بار تھو تھو کریں اور اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم پڑھیں، اس سے ان شاء اللہ وسوسے جاتے رہینگے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
اپنے ایک صحابی کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا، جب ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آکر کہنے لگا :

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم شیطان میری نماز خراب کرتا ہے"

دیکھیں : صحیح مسلم حدیث نمبر(2203
).

وسوسہ کی بنا پر آپ نماز نہ لوٹائیں؛
بلکہ اگر سجدہ سہو واجب کرنے والا کوئی کام کر بیٹھیں تو سجدہ سہو کر لیں، مثلا
بھول کر پہلی تشہد چھوٹ جائے، اور رکوع و سجود میں سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی
الاعلی بھول جائیں.

اور اگر آپ کو شک ہو کہ مثلا ظہر کی
تین رکعت ادا کی ہیں یا چار تو آپ اسے تین رکعت بنائیں اور نماز مکمل کر کے سلام سے
قبل سجدہ سہو کر لیں.

اور اگر مغرب کی نماز میں شک ہو کہ
دو رکعت ادا کی ہیں یا تین تو اسے دو رکعت بنائیں اور نماز مکل کر کے سلام سے قبل
سجدہ سہو کر لیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے.

اللہ ہی توفیق دینے والا ہے.

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز(11/
260).

فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ
تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اگر دوران نماز اندیشے اور وسوسے
غالب آ جائیں تو نماز کا حکم کیا ہو گا؟ اور اس سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا
ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

(جب نماز میں انسان پر دنیاوی امور
یا پھر دینی امور کے اندیشے اور خیالات غالب آ جائیں، مثلا اگر کوئی طالب علم ہے تو

دوران نماز علمی مسائل پر سوچ وبچار کرنا شروع کردے، اگرایسا ہو تو اس حالت میں حکم یہ ہے کہ اکثر اہل علم کے ہاں نماز صحیح ہے، ان وسوسوں کی بنا پر باطل نہیں ہو گی، لیکن بہت زیادہ ناقص ہے، ہوسکتا ہے انسان نماز سے فارغ ہو تو اسے نماز کا نصف یا پھر چوتھائی یا دسواں حصہ ثواب حاصل ہو، یا اس سے بھی کم).

جیسا کہ صحیح المسند (18400) اور
سنن ابوداود حدیث نمبر (796) میں ہے.

لیکن وہ نماز کی ادائیگی سے بری
الذمہ ہوجائیگا، یعنی اس کی نماز ادا ہوجائیگی، چاہے وسوسے زیادہ ہی ہوں، لیکن انسان کو اپنی نماز میں دل کو حاضر رکھنا چاہیے؛ کیونکہ یہی خشوع ہے، اور خشوع ہی نماز کی روح اور مغز ہے.

اس کا علاج یہ ہے کہ انسان وہ کام
کرے جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ :

اپنی بائیں جانب تین بار تھوتھو کرے
اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تین بار پڑھے، جب ایسا کرے گا تو اللہ تعالی یہ وسوسے اس سے دور کردے گا.

لیکن جب مقتدی صف میں ہو تو تھوکنا
ممکن نہیں، اس لیے کہ اس کے بائیں جانب لوگ ہیں، اس لیے وہ صرف اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے پر ہی اکتفا کرلے، جب ایسا تکرار سے کرے گا تو اللہ تعالی اس سے یہ وسوسے دور کردے گا.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن عثیمین (14
/88).

واللہ اعلم.